بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

”وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔“(النور۔۵۶)

اللہ(تعالیٰ) نے تم میں سے ان لوگوں کیساتھ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائیگا، جیسا کہ اُنہیں خلیفہ بنایا تھا جو اُن سے پہلے تھے۔ اور وہ اُن کیلئے اِنکے دین کو جو اُس نے اُن کیلئے پسند کیا ہے مضبوطی سے قائم کردے گا اور اُنکی خوف کی حالت کے بعد وہ اُن کیلئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اُسکے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

قدرتِ ثانیہ کی بشارت اور عبوری انتظامی ڈھانچے کے خدّ وخال

آنحضرت ﷺ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی طرح بلکہ آپؑ سے بہت بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ایک مجسم قدرت تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے بعد جس قدرت ثانیہ کا ذکر فرمایا اسکے بھی دو رُوپ تھے۔ اِس کا پہلا رُوپ انتخابی یا مشاورتی خلافت کا تھا۔ اگرچہ آنحضور ﷺ نے اپنی زندگی میں اپنے کسی صحابی کو اپنا جانشین نامزد نہیں فرمایا تھا لیکن پھر بھی اپنی مرض الموت میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو اپنی جگہ امام الصلوٰۃ مقرر فرما کر ایک طرح اپنی جانشینی کے متعلق اپنی رائے ظاہر فرمادی تھی۔ مزید برآں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ بھی فرمادیا تھا کہ میرے بعد قدرت ثانیہ کا یہ انتخابی سلسلہ قریباً (۳۰) تیس سال رہ کر ختم ہوجائے گا اور اِسکی جگہ ملوکیت اور بادشاہت لے لے گی۔ آپ ﷺ کی رحلت کے بعد خلافت راشدہ کا یہ سلسلہ تیس سال کے بعد بالآخر نہ صرف ملوکیت اور بادشاہی میں بدلا بلکہ واقعات اور حالات نے آپ ﷺ کے بیان پر مہر تصدیق بھی ثبت فرما دی۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے موافق جو اُس نے اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ میں فرمایا تھا اپنے بعد قدرت ثانیہ کے ایک دوسرے رُوپ کا ذکر فرماتے ہوئے اسکے متعلق فرمایا کہ یہ سلسلہ دائمی ہوگا۔ قال رسول اللہ ﷺ "اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبۡعَثُ لِھٰذِہِ الۡاُمَّۃِ عَلٰی رَأۡسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَّنۡ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیۡنَھَا۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ا صفحہ ۷۱ بحوالہ سنن ابوداؤد جلد ۲ کتاب الملاحم) یعنی اللہ تعالیٰ ہرصدی کے سر پر اس اُمت کیلئے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اِس کیلئے دین کو تازہ کرے گا۔ بعدازاں حالات اور واقعات نے اس سچائی پر بھی مہر تصدیق ثبت فرمادی کہ آپ ﷺ کے بعد قدرت ثانیہ کا یہ دوسرا سلسلہ ہی دائمی تھا کیونکہ اس کا سلسلہ آج تک ختم نہیں ہوا اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ختم ہوگا۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ بذات خود آنحضرت ﷺ کی بیان فرمودہ اسی قدرت ثانیہ کے سلسلے کے تیرھویں مظہر تھے۔ یہ بات انتہائی اہم اور یاد رکھنے کے لائق ہے کہ احمدی قدرتِ ثانیہ محمدی قدرتِ ثانیہ کا ہی ظل اور اس کا تسلسل ہے اور ظل کے لیے ممکن نہیں کہ وہ کسی بھی رنگ میں اصل پر برتری حاصل کرلے۔ اللہ تعالیٰ نے فنافی الرسول ہونے کی بدولت حضرت مرزا غلام احمدؑ کو اپنے آقا ﷺ کا کامل ظل بنایا تھا۔ اب یہ کس طرح ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ آپکی جماعت کو آپکے آقا ﷺ کی جماعت کا ظل نہ بناتا؟ یقینی طور پر جس طرح آقا اور غلام میں اللہ تعالیٰ نے باہم مشابہت پیدا کی تھی اسی طرح اس نے اِن کی جماعتوں کو بھی باہم مشابہ بنایا ہے۔

اوائل دسمبر ۱۹۰۵ء میں اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کے اس عظیم الشان رُوحانی فرزند کو درج ذیل الہامات میں اُسکی وفات کی خبر دی۔

”قَرُبَ اَجَلُکَ الۡمُقَدَّرُ۔ وَلَا نُبۡقِیۡ لَکَ مِنَ الۡمُخۡزِیَاتِ ذِکۡرًا۔ قَلَّ مِیۡعَادُ رَبِّکَ .... اِنَّہٗ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ وَیَصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔

ترجمہ ”تیری اجل قریب آگئی ہے۔ اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رُسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی معیاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے۔۔۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے، اور صبر کرے۔ تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اَجر ضائع نہیں کرتا۔“ (الوصیت صفحہ ۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۱، ۳۰۲)

”بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اُداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا۔ بعد اسکے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائباتِ قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔“ (ایضاً صفحہ ۳۰۲)

اپنی وفات کی خبر پا کر آپؑ نے ایک رسالہ بنام ”الوصیت“ دسمبر ۱۹۰۵ء میں تصنیف فرمایا۔ اس رسالہ میں آپؑ نے قدرت ثانیہ کی بشارت کے علاوہ اپنی وفات کے بعد جماعتی نظم ونسق کے متعلق بھی ہدایات رقم فرمائیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

”یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔

جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ ۔(ترجمہ۔خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اسکے نبی غالب رہیں گے)اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر قائم ہوجائے اور اسکا کوئی مقابلہ نہ کر سکے۔اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کیساتھ انکی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اسکی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔لیکن اسکی پوری تکمیل انکے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں انکو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔(۱)اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔(۲)دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوجاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہوجائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور انکی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے۔تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۔(النور۔۵۶)یعنی خوف کے بعد پھر ہم انکے پیر جما دیں گے۔ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ ؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچادیں فوت ہوگئے اور بنی اسرائیل میں انکے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ ؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہوگئے اور ان میں سے ایک مرتد بھی ہوگیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔اس لیے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اسکے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جنکے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی۔

اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔(ڎ)خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء۔ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔“

(ایضاً صفحات ۳۰۴تا۳۰۷)

(ڎ)”ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔پس جس شخص کی نسبت چالیس(۴۰)مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے۔خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے۔سو ان دنوں کے منتظر رہو۔اور تمہیں یاد رہے کہ ہر

ایک کی شناخت اسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا ابھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔‘‘ (ایضاً صفحات ۳۰۶، حاشیہ)

رسالہ الوصیت میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی یہ وہ مکمل تحریر ہے جس میں آپؑ نے اپنی وفات کے بعد قدرتِ ثانیہ اور جماعتی عبوری ڈھانچے کا مفصل ذکر کیا ہے۔ میں نے عمداً اختصار کی بجائے پوری تحریر نقل کی ہے تا کسی کے ذہن میں یہ خیال نہ گزرے کہ شاید چھوڑی گئی تحریر سے کچھ اور ثابت ہوتا ہو۔ بہر حال حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے ان الفاظ سے یہ ظاہر ہے کہ آنحضور ﷺ کی طرح آپکے غلام نے بھی اپنی وفات کے بعد قدرتِ ثانیہ کا ذکر فرمایا ہے اور اس موعود قدرتِ ثانیہ کے بھی دو (۲) رُوپ تھے۔ (۱) اِنتخابی رُوپ (۲) اِلہامی رُوپ۔ احمدی قدرتِ ثانیہ کا پہلا انتخابی رُوپ خلافتِ راشدہ کی طرح عبوری تھا لیکن اس کا دوسرا الہامی رُوپ اُسی الہامی قدرتِ ثانیہ کا تسلسل تھا جس کے متعلق حضرت فخر الرسل ﷺ نے فرمایا تھا کہ ’’اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس امت کیلئے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کیلئے دین کو تازہ کرے گا‘‘۔ اور اس رسالہ کے لکھتے وقت یعنی دسمبر ۱۹۰۵ء میں یہ الہامی موعود قدرتِ ثانیہ آپؑ کے ذہن میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کا مصداق اور آپکے بقول ’’تین کو چار کرنیوالا‘‘ آپکا فرزندِ ارجمند صاحبزادہ مبارک احمد تھا۔ لیکن اس موعود قدرتِ ثانیہ جس نے آپکے خیال میں بذریعہ رُوح القدس کھڑا ہونا تھا سے پہلے آپؑ نے جماعت کے عبوری انتظام کیلئے ایک انجمن کے قیام کیساتھ کسی بزرگ کے انتخاب اور اسکے طریقہ انتخاب کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اسی رسالے میں آگے چل کر اپنی وفات تک بڑے واضح اور معین الفاظ میں ’’انجمن‘‘ کو اپنا جانشین قرار دیا ہے۔ جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں: ’’چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ (حضرت مہدی و مسیح موعودؑ۔ ناقل) کی جانشین ہے اس لیے انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہوگا اور اسکے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں۔‘‘ (ایضاً صفحات ۳۲۵) حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی تحریر سے ظاہر ہے کہ آپؑ کی وفات کے بعد جب کوئی آپکا جانشین منتخب ہوگا تو یہ انجمن اسی طرح اسکی نگرانی میں بھی کام کرے گی۔

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ ایک عام انسان نہیں تھے بلکہ ایک سخت ذہین و فہیم اور صاحب علم اور صاحب الہام انسان تھے۔ میں تو یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد امت محمدیہ میں آپکا فہم اور علم سب سے بڑھ کر تھا۔

☆ آپؑ جانتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد قدرت ثانیہ کی پیشگوئی فرمائی تھی اور آپؑ یہ بھی جانتے تھے کہ آنحضور ﷺ نے جس رنگ میں اپنے اصحابؓ کی تربیت فرمائی تھی ایسی تربیت امتِ محمدیہ میں کوئی دوسرا انسان اپنے اصحاب کی نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن پھر بھی آنحضور ﷺ کے بعد خلافت کے رنگ میں قدرتِ ثانیہ کا یہ انتخابی سلسلہ بشکل تیس (۳۰) سال تک جاری رہ کر بعد ازاں خلافت کے نام پر ملوکیت اور بادشاہت میں بدل گیا تھا۔

☆ آپؑ یہ بھی جانتے تھے کہ ان ’’ملوک اور بادشاہوں یعنی قبضہ گروپوں‘‘ جو خلافت کے نام پر آنحضرت ﷺ کے جانشین بن کر بیٹھ گئے تھے۔ ان نام نہاد خلیفوں کے ہاتھوں آنحضور ﷺ کے بہت سارے اصحابؓ ذلیل و خوار ہوئے تھے۔ مزید یہ کہ آپ ﷺ کی آل اور نواسے کو بھی ان نام نہاد خلیفوں کے حکم پر میدان کربلا میں ذبح کرایا تھا۔

☆ آپؑ بخوبی جانتے تھے کہ انتخابی خلافت راشدہ یا جانشینی کا سلسلہ دائمی طور پر رشد و ہدایت پر قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی لیے آپؑ نے رسالہ الوصیت میں فرمایا ہے کہ ’’اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔۔۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔‘‘ یعنی میری وفات کے معاًبعد بعض وجود منتخب ہونگے اور یہ لوگ نگران یعنی (Care taker) ہونگے اور انتظامی امور چلائیں گے اس وقت تک کہ جب تک کوئی رُوح القدس پا کر کھڑا نہیں ہو جاتا۔

☆ آپؑ یہ بھی جانتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کی بیان فرمودہ قدرتِ ثانیہ کا دوسرا اِلہامی سلسلہ (جس میں ہر صدی کے سر پر روح القدس پا کر کھڑے ہونے والے آپ ﷺ کے خلفاء شامل ہیں) ہی دائمی ہے اور آپؑ خود بھی اسی دائمی سلسلے کے تیرھویں مظہر تھے۔

چند شبہات اور اُنکے ازالے

حضورؑ اپنی وصیت میں فرماتے ہیں: ’’اس لیے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔۔۔ میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔‘‘

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی اس عبارت سے دو شبہات پیدا ہو سکتے ہیں۔ پہلا شبہ یہ کہ حضورؑ کی وفات کے بعد جو لوگ انکے جانشین منتخب ہوں گے وہی قدرتِ ثانیہ کے مظاہر ہیں اور دوسرا شبہ یہ کہ جیسا حضورؑ نے فرمایا ہے یہ (انتخابی خلفاء کا) سلسلہ دائمی ہوگا اور قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ یہ دونوں شبہات حضورؑ کی وصیت کی روشنی میں قطعی بے بنیاد اور غلط ہیں۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد جاری ہونے والی قدرتِ ثانیہ اُسی قدرتِ ثانیہ کا تسلسل ہے جو آنحضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد شروع ہوئی تھی اور اسکے بھی دو رُوپ تھے۔ پہلا انتخابی رُوپ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت سے شروع ہوا تھا۔ اسی طرح حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد منتخب ہونیوالے وجود جن کی ابتداء حضرت مولوی نورالدینؓ کے انتخاب سے ہوئی تھی اس موعود احمدی قدرتِ ثانیہ کا ایک انتخابی روپ تو ہو سکتے ہیں لیکن یہ سمجھنا کہ حضورؑ کے یہ انتخابی جانشین ہی قدرتِ ثانیہ کے مظاہر ہیں درست نہیں۔ محمدی قدرتِ ثانیہ کا دوسرا اور اصلی رُوپ وہ الہامی خلفاء ہیں جو ہر صدی ہجری کے سر پر تجدید دین کیلئے روح القدس پا کر کھڑے ہوتے رہے اور اس کے پہلے مظہر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ تھے۔ اسی طرح احمدی قدرتِ ثانیہ کا دوسرا اور اصلی رُوپ وہ موعود زکی غلام مسیح الزماں ہے جس نے رُوح القدس پا کر کھڑا ہونا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا بھی یہی اعتقاد تھا اور آپکے ساتھ دیگر کِبار اصحاب احمدؑ کا بھی یہی اعتقاد تھا۔ اسکی تفصیل بعد میں آئیگی۔ انتخابی خلفائے راشدین کو بھی قدرتِ ثانیہ کے مظاہر کہا جا سکتا ہے لیکن قدرتِ ثانیہ کے اصلی مظاہر الہامی خلفاء ہی ہوتے ہیں جیسا کہ انبیائے بنی اسرائیل اور امت محمدیہ کے مجددین وغیرہ۔

اب میں دوسرے شبہ کی طرف آتا ہوں وہ یہ کہ ''یہ (انتخابی خلفاء کا) سلسلہ دائمی ہوگا اور قیامت تک منقطع نہیں ہوگا''۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ ایک عام مسلمان بھی جانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر اور کوئی روحانی وجود نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر اور کسی کے اصحاب متقی ہو سکتے ہیں۔ جب آنحضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انتخابی خلافتِ راشدہ کا سلسلہ دائمی ثابت نہ ہوا بلکہ تیس (۳۰) سال کی مختصر مدت کے بعد ملوکیت میں بدل گیا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام کی انتخابی خلافت کس طرح دائمی ہو سکتی تھی؟ ہم سب تاریخ اسلام سے بخوبی واقف ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود آنحضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام یعنی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی انتخابی خلافت کے متعلق خیال کرنا کہ یہ دائمی ہوگی اور قیامت تک منقطع نہیں ہوگی ایک بچگانہ بلکہ مجنونانہ خیال ہے۔ ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپکی پیشگوئی کے مطابق قدرتِ ثانیہ کے اِلہامی مظاہر یا خلفاء کا سلسلہ آج تک جاری وساری ہے اور اِنشاء اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام کے بعد بھی جاری رہے گا۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنی وصیت میں اسی سلسلہ کے دائمی ہونے اور قیامت تک منقطع نہ ہونے کا ارشاد فرمایا تھا۔ حضورؑ کے بعد اس قدرت ثانیہ کا پہلا الہامی مظہر یا خلیفہ آپؑ کا وہ موعود زکی غلام ہے جسے آپؑ نے مصلح موعود کا نام دیا تھا اور اسکے نزول سے پہلے ظاہر ہے کچھ نفسانی لوگ اپنے نفس کا گند احمدیت کے پاکیزہ چہرے پر ملیں گے اور اسی نفسانی گند کو صاف کرنا اسکی ذمہ داری ہے۔

آیت استخلاف اور حضرت ابوبکر صدیقؓ

سورۃ نور کی آیت استخلاف نمبر ۵۶ میں اصلاً اور اولاً الہامی خلیفوں کا وعدہ ہے۔ الہامی خلیفہ سے مراد ایسا بزرگ ہے جو روح القدس پا کر تجدید دین کیلئے کھڑا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضورؑ اسکی تصدیق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''اور منجملہ دلائل قویّہ قطعیہ کے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں جو مسیح موعود اسی اُمت محمدیہ میں سے ہوگا۔ قرآن شریف کی یہ آیت ہے۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ الخ یعنی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے جو ایماندار ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وعدہ فرمایا ہے۔ جو ان کو زمین پر اُنہی خلیفوں کی مانند جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں خلیفے مقرر فرمائے گا۔ اس آیت میں پہلے خلیفوں سے مراد حضرت موسیٰ کی امت میں سے خلیفے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی شریعت کو قائم کرنے کیلئے پے در پے بھیجا تھا۔ اور خاص کر کسی صدی کو ایسے خلیفوں سے جو دین موسوی کے مجدّد تھے خالی نہیں جانے دیا تھا۔ ''(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۳)

سورۃ النور کی آیت نمبر ۵۶ جسے بالعموم آیت استخلاف کہا جاتا ہے۔ حضورؑ نے اس آیت کا حوالہ اس ڈر کی حالت کو جو عموماً انبیاءؑ کی وفات کے بعد پیدا ہو جایا کرتی ہے امن میں بدل جانے کی غرض کیلئے استعمال فرمایا تھا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کا حوالہ آپؑ نے اس لیے دیا تھا کہ اُس وقت یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپؓ خوف کی حالت کو امن میں بدلنے کا سبب بنے تھے۔ اور ایسی انتخابی خلافت راشدہ (نہ کہ ملوکیت) بھی بہت سارے اسباب جو کہ خوف کی حالت کو امن میں بدلنے کا موجب بنتے ہیں ان میں سے ایک ہے۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد بھی ویسی ہی غم، فکر اور خوف کی حالت پیدا ہو گئی تھی جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد پیدا ہوئی تھی۔ پھر جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابؓ نے ابو بکرؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ منتخب کر کے خوف کی حالت کو امن کی حالت میں بدل لیا تھا اسی طرح اصحاب احمدؑ نے بھی آپکی وفات کے بعد نورالدینؓ کو منتخب کر کے اپنی خوف کی حالت کو امن کی حالت میں بدل لیا تھا۔ میری تحقیق کے مطابق حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے آیت استخلاف کے حوالہ سے اپنی کتب (سر الخلافہ اور

الوصیت) میں صرف دوجگہ خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر فرمایا ہے جبکہ بالخصوص اور کثرت کیساتھ اس کا ذکر انبیاء اور مجددین کیلئے فرمایا ہے۔حضرت مولوی نورالدینؓ اپنے آپ کو ایک انتخابی خلیفہ تو ضرور سمجھتے تھے لیکن جس قدرتِ ثانیہ کی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو بشارت عطا فرمائی تھی وہ اپنے آپ کو اس کا مصداق ہرگز نہیں سمجھتے تھے۔آپؓ کے دورِ خلافت میں آپکی طرح دیگر تمام اصحاب احمدؑ بھی اس انتخابی خلافت کو قدرتِ ثانیہ نہیں سمجھتے تھے۔آپؓ کے دور خلافت میں آپ اور دیگر اصحاب احمدؑ اور پوری جماعت قدرتِ ثانیہ کے نزول کیلئے بڑے درد اور اِلحاح کیساتھ مسلسل دعائیں کرتی رہی جیسا کہ درج ذیل اقتباس سے ظاہر ہو رہا ہے۔

قدرتِ ثانیہ کیلئے اِجتماعی دعا:۔حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت خلیفہ اولؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرت ثانیہ کے ظہور کیلئے ہر ملک میں اکھٹے ہو کر اجتماعی دعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے مولوی محمد علی صاحب کو حکم دیا کہ وہ اخبارات میں اجتماعی دعا کی تحریک شائع کریں۔ چنانچہ انہوں نے اسکی تعمیل میں اعلان شائع کر دیا۔قادیان میں حضرت میر صاحب ایک عرصہ تک مسجد مبارک میں یہ اجتماعی دعا کراتے رہے۔"(تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۲۱۲)
مزید یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے موعود ز کی غلام کو ہی قدرتِ ثانیہ کا مصداق سمجھتے تھے جس نے بعدازاں "روح القدس" پا کر کھڑا ہونا تھا۔اس موعود قدرتِ ثانیہ کو حضورؑ نے موعود مصلح کا نام دیا تھا اور حضرت خلیفہ اوّلؓ بھی اسے مجدد سمجھتے تھے۔اگر یہ انتخابی خلافت حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی نظر میں قدرتِ ثانیہ ہوتی تو آپؓ ضرور یہ ارشاد فرماتے کہ "قدرتِ ثانیہ" تو مجسم رنگ میں خلیفۃ المسیح اوّل کی شکل میں آپ سب کے سامنے موجود ہے اور اب آپ کس قدرتِ ثانیہ کیلئے دعائیں کروا رہے ہیں؟ لیکن آپؓ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ آپؓ بھی جماعت کے ساتھ مل کر "قدرتِ ثانیہ" کے نزول کیلئے دعائیں کرتے رہے۔

خلافتِ راشدہ کی ملوکیت میں تبدیلی

حضرت امیر معاویہؓ نے اولاً خلیفہ راشد حضرت علیؓ کی حکم عدولی کی اور بعد میں دھوکہ دہی سے انہیں معزول کروا کے اپنی الگ خلافت کا اعلان کر دیا۔حضرت علی مرتضیٰؓ کی شہادت کے بعد خلافت پر قبضہ کر کے عالم اسلام کے خلیفہ بن بیٹھے۔وفات سے پہلے اپنے لڑکے یزید کو ولی عہد بنا کر اسکی خلافت کی بیعت مسلمانوں سے لے لی۔اور اس طرح وہ خلافت راشدہ جو حضرت ابوبکر صدیقؓ سے شروع ہوئی تھی اسے ملوکیت میں بدل ڈالا۔ان اموی حکمرانوں کا پایۂ تخت دمشق رہا۔ بعدازاں یہ بلائے دمشق خلافت کے نام پر قریباً ایک صدی مسلمانوں پر مسلط رہی۔اسی طرح حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد احمدی خلافت راشدہ کا آغاز ہوا۔حضرت مولوی نورالدینؓ پہلے احمدی خلیفہ راشد تھے۔آپؓ نے اپنے مختصر چھ سالہ دورِ خلافت میں حضورؑ کی بیان فرمودہ ہدایات کی روشنی میں تبلیغ اسلام کا کام جاری رکھا اور ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کا درس بھی دیتے رہے۔آپؓ عمر رسیدہ ہونے کیساتھ ساتھ بہت منکسر المزاج بھی تھے۔آپؓ چونکہ حضورؑ کی اولاد کا بے حد احترام کرتے تھے لہٰذا مرزا محمود احمد صاحب نے اس بے جا عقیدت کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے آپؓ کے دورِ خلافت میں ہی اپنی سیاسی کاروائیوں کا آغاز کر دیا تھا۔مثلاً ۱۹۰۹ء میں ایک انجمن ارشاد بنا ڈالی۔فروری ۱۹۱۱ء میں مجلس انصار بنالی۔ چونکہ پیشگوئی مصلح موعود کا آغاز کچھ اس طرح ہوتا ہے "اُس کیساتھ فضل ہے جو اُسکے آنے کیساتھ آئے گا۔۔"۔اس طرح وہ غلط دعوی مصلح موعود جس کا عملاً اعلان ۱۹۴۴ء میں ہوا اسکی بنیاد جون ۱۹۱۳ء میں اخبار الفضل جاری کر کے رکھ دی گئی تھی۔ ۱۹۱۳ء میں ہی دعوۃ الی الخیر فنڈ کی بنیاد رکھی گئی۔ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی وفات کے موقعہ پر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی قائم کردہ صدر انجمن کو ردّ کرتے ہوئے اپنے مخصوص گروپ میں اپنا نام پیش کر کے اور تائید کروا کر اپنی خلافت کی لوگوں سے بیعت لے لی۔ بعدازاں افرادِ جماعت کو ایک غیر اسلامی اور غیر انسانی جاسوسی نظام میں جکڑ کر یرغمال بنا لیا۔نظام میں کلیدی عہدوں پر اپنے خاندان کے علاوہ چند دیگر مخصوص وفادار خاندانوں کو بٹھا دیا گیا۔ایک دو نظارتیں مولویوں کو سونپ دیں۔اس عجیب مصلح موعود نے ایک اور اصلاح اس طرح کی کہ خلیفہ کیلئے انتخابی طریقہ کار اس طرح وضع کیا کہ اپنے ہی تنخواہ دار ملازموں کو بند کمرے میں بٹھا کر اُن سے این او سی کا سرٹیفکیٹ لے لیا جاتا ہے۔امر واقع یہ ہے کہ خلیفہ کے انتخاب کیلئے ایسا طریقہ اختیار کر کے دراصل افراد جماعت کو انتخابِ خلیفہ کے جمہوری حق سے محروم کر دیا گیا۔اس طرح غلبہ اسلام کا وہ مقدس مشن جو حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے شروع کیا تھا اُسے نہ صرف اپنے خاندانی غلبہ کے مشن میں بدل ڈالا بلکہ اُس انتخابی خلافتِ راشدہ کی بھی صف لپیٹ دی جو حضورؑ کی وفات کے بعد حضرت مولوی نورالدینؓ سے شروع ہوئی تھی۔

اموی اور عباسی خلفاء جنکے عہدوں میں آنحضورﷺ کے پیارے نواسے حضرت امام حسینؓ اور آپﷺ کی دوسری آل اولاد کو میدانِ کربلا میں نہ صرف تہِ تیغ کیا گیا بلکہ آپﷺ کے دیگر اصحابؓ کو بھی ذلیل و خوار کرنے کیساتھ ساتھ بہت سارے علمائے ربانیؒ کو پابند سلاسل کیا گیا تھا۔اس کے باوجود اگر کوئی اموی اور عباسی خلفاء کو خلفائے راشدین اور قدرت ثانیہ کے مظاہر سمجھتا ہے تو پھر مرزا محمود اور اسکے جانشینوں کو بھی خلفائے راشدین اور قدرت ثانیہ کے مظاہر کہا جا سکتا ہے۔خلیفہ خدا بناتا ہے کے الفاظ کیساتھ آج تک افرادِ جماعت کی ذہنی تطہیر (Brain washing) کر کے ایک مذہبی مافیا کو خلافت راشدہ ثابت کیا جا رہا ہے۔یاد رکھیں جو لوگ خدا کے بنائے ہوئے خلیفے ہوتے ہیں

انہیں یہ کہنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہوتی کہ ”خلیفہ خدا بناتا ہے“۔ انہیں اپنی سچائی پر کامل یقین ہوتا ہے۔ کیا خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ اور علی مرتضیٰؓ نے بھی اپنی زندگی میں یہ شور مچایا تھا کہ انہیں خدا نے خلیفہ بنایا ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ جو مکر و فریب کیساتھ خلیفے بنتے ہیں چونکہ انہیں اپنے مکر و فریب کا پتہ ہوتا ہے لہٰذا وہ لوگوں کو مدہوش رکھنے کیلئے ضرور ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ وہ جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے دور میں نزولِ قدرتِ ثانیہ کیلئے دعائیں کرتے اور کرواتے رہے جب خود مسند خلافت پر بیٹھے تو اس انتخابی خلافت کو ہی قدرتِ ثانیہ قرار دے دیا۔ حضورؑ کی رحلت کے بعد آپکی مظلوم روحانی اولاد (احمدیوں) کیساتھ کیا ہوا، حضرت مسیح موعودؑ کے نام کو تو چھوڑ وخدا کے نام پر ایک لاکھ چوبیس ہزار مُنکر نکیر (خلیفہ سمیت نظام جماعت کے تمام عہدیدار) انکی گردنوں پر بیٹھ گئے اور وہ بے چارے سب پریشان ہیں کہ امامِ آخرالزماں کو ماننے کے نتیجے میں خلافت اور قدرت ثانیہ کے نام پر ہمارے ساتھ کیا فراڈ ہوا ہے؟ اب تو ایک معمولی فہم رکھنے والا احمدی بھی اس فراڈ کو خوب سمجھ چکا ہے۔

۹/اپریل ۱۹۰۷ء کو حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو الہام ہوا کہ بلائے دمشق۔ اس الہام میں دمشقی بلا یعنی اموی نام نہاد خلافت ایسی کسی مصیبت کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو اس الہام میں خبر دی تھی کہ آپکی جماعت کو بھی ”بلائے دمشق“ ایسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر آیا ہوں کہ جب حضورؑ رسالہ ”الوصیت“ تحریر فرمارہے تھے اس وقت تک بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کہ ۱۶/ستمبر ۱۹۰۷ء تک حضورؑ پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق اپنے لڑکے مبارک احمد کو سمجھتے رہے۔ آپؑ کو یہ دَھڑکا تھا کہ کہیں کوئی میرے بیٹے مبارک احمد کیلئے بلائے دمشق نہ بن جائے۔ لیکن ایک معمولی فرق کیساتھ ہوا وہی جس کا آپؑ کو خدشہ تھا۔ وہ اس طرح کہ ۱۶/ستمبر ۱۹۰۷ء کو اللہ تعالیٰ نے مبارک احمد کو وفات دے کر اپنے پاس بلا لیا اور اسکے بدلے اکتوبر ۱۹۰۷ء میں حضورؑ کو اسکے مثیل کی بشارت دے دی جیسا کہ درج ذیل اِلہامات سے ثابت ہے۔

اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ”(۵) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ (۶) يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ (۷) ساقیا آمدن عید مبارک بادت۔“ (تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۸ مورخہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱) ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔ اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مثیل مبارک احمد کو حضورؑ کے گھر میں پیدا نہ فرما کر اس عظیم الشان پیشگوئی مصلح موعود کا رُخ آپؑ کی روحانی ذریت کی طرف پھیر دیا اور اس طرح بلائے دمشق کا یزیدی رول آپؑ کی صلبی اولاد کے حصہ میں آ گیا اور وہ آج تک برابر اس بلائے دمشقی رول کو بڑی ثابت قدمی کیساتھ نبھا رہی ہے۔ افراد جماعت کو معلوم ہونا کہ اِن کی مدہوشی کی وجہ سے آج حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے موعود روحانی فرزند مصلح موعود اور مثیلِ مبارک احمد کو اس بلائے دمشق کا سامنا ہے۔ ان حقائق کے باوجود اگر کوئی اس بلائے دمشق کو قدرتِ ثانیہ کے مظاہر سمجھتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اُس پر رحم کرے۔۔۔ ؎

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے   اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

خاکسار

عبدالغفار جنبہ

۱۳/فروری ۲۰۰۷ء

{}{}{}{}{}